REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۳ امان ۱۳۳۷ھش ۲۳ مارچ ۱۹۵۸ء | نمبر ۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

”دانت میں درد ہے آج ڈاکٹر عبدالحق صاحب کو لاہور سے بلوایا جا رہا ہے شائد دانت نکلوانا پڑے۔“

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

فضل عمر ہسپتال کے افتتاح کی مبارک تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ

افتتاح کی رسم ادا فرمائی

ہسپتال کے احاطہ میں ربوہ کی ایک تاریخی مسجد کا سنگ بنیاد

ربوہ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۸ء بروز جمعۃ المبارک ساڑھے پانچ بجے شام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ فضل عمر ہسپتال کی عظیم الشان نو تعمیر عمارت کا افتتاح فرمایا۔ دو سال قبل مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۸ء کو ”یوم مصلح موعود“ کی مبارک تقریب کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس عمارت کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا تھا۔ افتتاح کی اس مبارک تقریب میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد حضور علیہ السلام کے صحابہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء حضرات اور کارکنان کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

افتتاح کی تقریب

ساڑھے پانچ بجے شام کے قریب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی معیت میں قصر خلافت سے بذریعہ موٹر کار تشریف لائے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال نیز ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور ڈاکٹر [illegible] احمد صاحب نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ صدر جگہ پر حضور کے تشریف فرما ہونے کے بعد تقریب افتتاح کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بزرگ صحابی محترم جناب ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ خدمت خلق کے اس عظیم الشان ادارے کی نو تعمیر عمارت کا افتتاح عمل میں آیا۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے فضل عمر ہسپتال کے احاطہ میں تعمیر ہونے والی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ حضور کی خدمت میں پیش کی جس پر حضور نے دعا فرمائی۔

تاریخی مسجد کا سنگ بنیاد

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مذکورہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس مسجد کو اس لحاظ سے ایک خاص تاریخی اہمیت حاصل ہے کہ ربوہ آباد ہونے سے قبل ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو جب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لاہور سے یہاں تشریف لائے تھے۔ تو حضور نے عین اس جگہ پہلی نماز پڑھائی تھی۔ سب سے پہلے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اپنے ہاتھ سے بنیاد میں مسجد مبارک قادیان کی وہ اینٹ نصب فرمائی۔ جس پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دعا فرمائی تھی۔ پھر حضرت میاں صاحب موصوف کے ارشاد کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

مبلغ امریکہ مکرم چوہدری شکر الٰہی صاحب امریکہ واپس تشریف لے جا رہے ہیں

ربوہ ۔۔۔ ۲۲ مارچ۔ مبلغ امریکہ چوہدری شکر الٰہی حسین صاحب امریکہ واپس جانے کے لئے کل مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۸ء بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ کراچی میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ تشریف لے جائیں گے احباب وقت مقررہ پر ریلوے سٹیشن پہنچکر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں

(وکالت تبشیر)

مسجد مبارک میں درس قرآن مجید اور نماز تراویح کا انتظام

ربوہ ۲۲ مارچ۔ رمضان کے مبارک ایام میں حسب سابق امسال بھی نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مسجد مبارک میں درس قرآن مجید اور نماز تراویح کا انتظام کیا گیا ہے۔ نماز تراویح مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل پڑھا رہے ہیں۔ درس قرآن آج یکم مارچ سے شروع ہو رہا ہے۔ درس روزانہ ۴ بجے سے ۶ بجے شام تک ہوا کرے گا۔ احباب کثرت سے شامل ہوں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۶ء

الحاد کا چیلنج

بسلسلہ الفضل ۲۱ مارچ ۵۶ء

ایک دینی روزنامہ اپنی ایک گزشتہ اشاعت میں "معراج نبوی کا ایک خاص پہلو" کے زیرعنوان رقمطراز ہے:۔

"قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اخروی زندگی کی لذتوں اور عقوبتوں کا تفصیل سے ذکر ہے۔ لیکن بہرحال یہ وحی پر مبنی تھا مشاہدہ نبوی سے ماوراء تھا ایمان لانے والوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صادق و امین تسلیم کرکے وحی کی ہر بات کا یقین کیا تھا۔ ان امور کی تفصیلات کا مشاہدہ نہیں ہوا تھا۔ لہذا تمام امور غیب کو مشاہدہ شہود کی صورت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو معراج عطا فرمائی۔ اور تمام نشانیاں اس کو اپنی آنکھوں سے دکھا دیں۔ جن کا یقین اب تک صرف وحی کے ذریعہ دلایا گیا تھا۔ یہ یقین سے عین الیقین اور عین الیقین سے حق الیقین کی منزلوں کو طے کرانا تھا معراج نبوی کے بعد نوع انسانی کا ایک معتبر ترین نمائندہ تمام چیزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ آنے کے بعد گویا پوری نوع انسانی کے لئے ایک چشم دید گواہ تھا۔ انبیائے سابق کا دوزخ اور جنت کا عذاب و ثواب کا اور انسانی زندگی کے لئے اعمال سے جو نتائج آخرت میں مرتب ہوں گے ان کا۔ اب وہ تمام امور غیب جن کا تذکرہ قرآن مجید کی آیات سے سوجھے بھالے ہو گئے۔ اور ان کے وجود کے بارے میں کس قسم کا اشتباہ نہ رہا۔

ایمان کامل کا یہی وہ ثمرہ تھا جو صحابہ کرام کو حاصل ہوا۔ وہ حیات اخروی کے احوال و مقامات کو بالکل اس طرح سمجھنے لگے۔ گویا انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے۔ ورنہ یہ کیونکر ممکن تھا۔ ایک شخص زندگی جیسی متاع عزیز سے یہ کہہ کر اپنے ہاتھوں محروم ہو جائے۔ کہ اگر یہ کھجوروں کا ایک گچھا میرے داخل جنت ہو جانے میں چند لمحات کی تاخیر کا باعث ہو سکتا ہے۔ تو میں ان کھجوروں کے گچھے کو بھی پھینکتا ہوں۔ اور یہی وہ عین الیقین تھا۔ جس کے باعث مسلمانوں کے لئے زندگی سے وہ موت زیادہ محبوب ہو گئی۔ جو خدا کی راہ میں آئے۔

آج کے متشکک اور شبہات کے مارے ہوئے انسان کے لئے معراج میں سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اور معاملات آخرت کے بارے میں جو کچھ قرآن و حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ محض ایک لفظی روایت نہیں بلکہ اس مقدس انسان کا چشم دید ہے جس پر اس کے دشمن بھی جھوٹ بولنے کا الزام نہ لگا سکے۔ اسی یقین کامل کی آج بھی پیروان حق کو ضرورت ہے۔ پیروی حق میں جو مشکلات درپیش ہیں ان کا واحد علاج خدا و آخرت کے بارے میں غیر متزلزل اور کامل ایمان ہے کہ جو اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو اپنی چشم سر سے کسی چیز کو دیکھ آیا ہو۔ اور معراج نبوی ہمیں اسی ایمان کامل سے بہرہ مند کرتی ہے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور ۱۶ فروری)

کل کے اداریہ میں ہم نے ایک روسی مقرر کی جو تقریر نقل کی ہے اور خدا پرستوں سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ انہیں خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایسا ثبوت بہم پہنچانا چاہیئے جو تجربہ اور مشاہدہ کا حامل ہو۔ کیونکہ سب زمانوں سے زیادہ آج کا انسان صرف ایسے ہی ثبوت سے متسلی ہو سکتا ہے مندرجہ بالا اقتباس میں اسی ثبوت کی ایک حد تک وضاحت کی گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی حقیقت پر اسی وقت کامل اور محرک ایمان حاصل ہو سکتا ہے۔ جب اس حقیقت پر عین الیقین بلکہ حق الیقین کا مقام حاصل ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیفات میں اس سچائی کو کئی کئی پیراؤں میں واضح فرمایا ہے۔

معقول انسان کو بے شک ایک مقام تک راہ نمائی کرتی ہے۔ وہ صرف "ہونا چاہیئے" تک ہی لے جا سکتی ہے۔ لیکن اس سے کامل ایمان کا مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جب کہ روزنامہ مذکور نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے۔ کہ آج بھی پیروان حق کو اس کامل یقین کی ضرورت ہے۔ اس کامل یقین حاصل کرنے کے لئے ضرورت ہے کہ پیروان حق کو بھی وہی ثبوت میسر ہو۔ جو تجربہ اور مشاہدہ سے ہی مل سکتا ہے۔

ایسے ثبوت کی واحد صورت الہام ہے۔ اور اس سے بڑھ کر جیسا کہ مندرجہ بالا عبارات میں واضح کیا گیا ہے معراج ہے۔

اس زمانہ کی بیماری جس سے الحاد روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ یہی ہے کہ سوائے احمدیوں کے کوئی اسلامی یا غیر اسلامی فرقہ اللہ تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا قائل نہیں ہے ان کے نزدیک جو کچھ تھا وہ پہلے لوگوں پر ہی ختم ہو چکا ہے۔ اب ایسا روحانی تجربہ یا مشاہدہ غیر ممکن ہے یہی وجہ ہے کہ ہم نے ادعا کیا ہے۔ کہ جس قسم کا ثبوت روسی مقرر چاہتا ہے وہ سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی دوسری جماعت یا فریق پیش نہیں کر سکتا۔

پہلے زمانہ میں بندگان حق کے روحانی تجربات و مشاہدات آجکل کے لوگوں کے لئے قصہ افسانوی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور جب تک آج ایسے تجربات و مشاہدات کا ثبوت بہم نہ پہنچایا جائے۔ ان بندگان حق کے تجربات و مشاہدات افسانوی حیثیت سے نکل کر حقیقت کا لباس نہیں پہن سکتے۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ فلاں بندہ حق پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام نازل ہوتا تھا تو ایسی بات آج کے انسان کو اس وقت تک کوئی اپیل نہیں کر سکتی جب تک اس زمانہ کے کسی بندہ حق پر اللہ تعالیٰ اپنا کلام نازل کر کے نہ دکھائے اگر آج کے انسان کو اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی کا نمونہ نہ دکھایا جائے اور وہ گزشتہ لوگوں کے مکالمہ و مخاطبہ کا انکار کر دے۔ تو ہمارے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں رہتی۔ جس سے اس کو قائل کیا جا سکے۔ اور اگر کوئی اس کے بغیر کہتا ہے۔ کہ اس کو یقین آ گیا ہے۔ تو یا تو وہ خود اپنے یقین کی بنیاد کو ہی نہیں سمجھتا۔ اور یا وہ غلط کہتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام میں متواتر ایسے بندگان حق پیدا ہوتے چلے آئے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ اپنے مکالمہ مخاطبہ سے نوازتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا یہ ایک ایسا ثبوت ہے۔ جس کے بغیر مذہب کی بنیاد ہی قائم نہیں رہتی۔

معاصر نے یہ ٹھیک کہا ہے کہ

"معراج نبوی ہمیں اسی ایمان کامل سے بہرہ مند کرتی ہے"۔

بے شک معراج نبوی ایمان کامل سے بہرہ مند کرتی ہے۔ مگر کیوں؟ کیا محض اس لئے کہ ہم نے اس کو مان لیا ہے۔ کیا محض مان لینا جس کی کوئی حقیقی بنیاد نہ ہو۔ ایمان کامل کی بنیاد بن سکتا ہے۔ روسی مقرر تو کہے گا کہ (نعوذ باللہ) یہ واہمہ ہے اور کچھ بھی نہیں۔

اس کا یہ واہمہ کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ کیا محض یہ کہنے سے کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تجربہ ہے جو خاتم النبیین ہیں اس لئے مان لو۔ کیا وہ اس طرح مان لے گا۔ وہ تو یہی کہے گا۔ کہ یہ قصے کہانیاں ہیں نہیں مانتا۔ یہ ثابت کر دو کہ ایسا ممکن ہے۔ تو میں مان لوں گا۔ چلو اس کا ہی ثبوت دو۔ کہ اللہ تعالیٰ انسان سے کلام کرتا ہے۔ میں مان لوں گا۔ اس کا جواب اس زمانہ میں سوائے احمدیت کے کون دے سکتا ہے؟

فیضانِ نبوتِ محمدیہ

(تقریر جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء

(قسط نمبر ۲)

مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلی عقیدہ

افسوس صد افسوس کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اس عقیدہ پر قائم نہ رہ سکے اور لاہور میں جا کر انہوں نے یہ عقیدہ بدل دیا۔ مگر ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے آج تک ان کی اس بتائی ہوئی بات پر قائم ہیں۔

پیارے دوستو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فیضان نبوت محمدیہ کے بارہ میں اپنے جو عقائد پیش کئے جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم ان کو پورے طور پر مان رہے تھے اور دنیا میں پیش کر رہے تھے مگر افسوس کہ بدقسمتی سے پھر یہی مولوی محمد علی صاحب جماعت احمدیہ میں تفرقہ کا باعث ہو گئے۔ اور جب جماعت احمدیہ میں خلافت ثانیہ کے قائم ہونے پر یہ ہم سے الگ ہو گئے تو انہوں نے اپنے ان عقائد کو بھی بدل دیا حالانکہ ۱۹۰۴ء میں جناب مولوی محمد علی صاحب عدالت میں بھی یہ بیان دے چکے ہوئے تھے کہ حضرت مرزا صاحب مدعی نبوت ہیں تفصیل اس کی یہ ہے کہ ۱۹۰۴ء میں مولوی کرم دین جہلمی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف مقدمہ دائر کیا کہ مرزا صاحب نے مجھے کذاب کہا ہے اور اس طرح پر میری ہتک کی ہے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب کو استغاثہ کا گواہ لکھا دیا تھا۔ اس لئے مولوی صاحب موصوف کو عدالت میں پیش ہو کر حلفیہ گواہی دینی پڑی۔ جناب مولوی صاحب اس موقعہ پر یہ شہادت دیتے ہیں۔

"قرآن کریم کی رو سے مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہیں۔"

گویا کہتے ہیں کہ جو مدعی نبوت کا انکار کرے۔ قرآن اسکو کذاب قرار دیتا ہے حضرت مرزا صاحب چونکہ مدعی نبوت ہیں اسلئے انہیں اپنے مکذبین کو کذاب کہنے کا از روئے قرآن مجید حق حاصل ہے۔ لیکن جب آپ ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ میں خلافتِ ثانیہ قائم ہونے پر لاہور تشریف لے آئے تو نبوت کے متعلق سارے پہلے عقائد بدل دیئے اور اپنے پہلے لکھے لکھائے اور کہے کرائے پر پانی پھیرتے ہوئے لکھ دیا کہ

"امت کے اندر ہو کر نبوت کا دعوےٰ کرنا کذاب کا کام ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام ص۱۱۵)

حالانکہ پہلے لکھتے تھے نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے آپکے امتی کو مل سکتی ہے۔ مگر بعد میں کہتے ہیں کہ امت کے اندر بھی نبی نہیں ہو سکتا بلکہ امت کے اندر ہو کر جو نبوت کا دعوےٰ کرتا ہے وہ بھی کذاب ہے پھر پہلے یہی مولوی محمد علی صاحب دُعا کے ذریعہ امتِ محمدیہ میں نبی پیدا ہو سکنے کے قائل تھے جیسا کہ قبل ازیں ان کا عقیدہ پیش کیا گیا ہے۔ مگر پھر جب لاہور چلے جاتے ہیں۔ تو پھر آیت اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر بھی بدل دیتے ہیں۔ اور آیت من یطع اللہ والرسول کی تفسیر بھی بدل دیتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ کہنا کہ دعا کے ذریعہ نبوت مل سکتی ہے یہ ایک بے معنی فقرہ ہے اور اسی شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے جو اصول دین سے ناواقف ہو۔ (بیان القرآن ص۱۰)

فرماتے ہیں کہ یہ فقرہ اُسی کے منہ سے نکل سکتا ہے جو اصول دین سے ناواقف ہو۔ اب ہم ان سے یہ پوچھیں کہ جب آپ نے ۱۲ر جولائی ۱۹۰۸ء کو یہ تقریر فرمائی تھی کہ اس دعا کے ذریعہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق، شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے کیا آپ اس وقت اصول دین سے واقف تھے۔ یا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اَنَا دَعْوَۃُ اَبِیْ اِبْرَاہِیْمَ۔ میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتک کہ اے خدا تو ان لوگوں میں انہی میں سے نبی بھیج۔ جو ان پر تیری آیات پڑھے تو کیا یہ فقرات ان کے منہ سے بے معنی نکلے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے ایک نبی بھیجا جانے کے لئے دعا کی۔ پس اگر دعا کے ذریعہ نبوت کا ملنا ایک بے معنی فقرہ ہے تو جناب مولوی محمد علی صاحب پر بہت ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے ایسا فقرہ قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ اور یہ فقرہ ایک نبی کے منہ سے نکلا ہے۔ اور نبی بھی وہ جو ابوالانبیاء ہے خدا تعالیٰ نے اس فقرہ کو رد نہیں فرمایا۔ بلکہ قرآن مجید میں اسکو نقل فرمایا ہے اور اسے قبول کیا ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا دعوۃ ابی ابراھیم۔ میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کا نتیجہ ہوں

۱۹۱۳ء میں اخبار پیغام صلح کا اعلان

پیارے دوستو اور بھائیو!

۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خلیفہ ہوتے ہیں۔ اور ۱۹۱۳ء میں لاہور میں اخبار پیغام صلح جاری ہو چکا ہوا تھا۔ جو بعد میں غیر مبایعین کے گروہ کا آرگن بنا۔ ۱۹۱۳ء میں جماعت کے اندر یہ چہ میگوئیاں شروع ہوئیں۔ کہ لاہور کے لوگ جو اخبار پیغام صلح سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درجہ کو گھٹا کر پیش کر رہے ہیں۔ اس پر اُس وقت اخبار پیغام صلح کے ایڈیٹر نے ایک اعلان شائع کیا کہ اخبار پیغام صلح سے تعلق رکھنے والوں کے ذمہ یہ الزام لگایا جا رہا ہے جو بالکل بہتان ہے وہ لکھتے ہیں:۔

"معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈالا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید کو جاننے والا ہے۔ حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی اور رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔"

(پیغام صلح ۱۶ر اکتوبر ۱۹۱۳ء)

پس ۱۹۱۳ء تک یہ لوگ ہمارے ساتھ عقیدہ نبوت حضرت مسیح موعودؑ میں متفق تھے جو متفق نہیں تھا وہ بالکل چھپ گیا۔ اور اس اعلان کی تردید نہیں کر سکا۔ اس اعلان نے اس وقت ان کے سارے کئے کرائے پر جو وہ اندر چھپ چھپا کر کر رہے تھے۔ پانی پھیر دیا۔ یہ سازشی گروہ اس وقت بالکل چھپ گیا۔ اور اسکو جرأت نہ ہوئی کہ اس اعلان کی تردید کرے اور جماعت کا متفقہ مذہب یہی قرار پایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس زمانہ کے نبی اور رسول اور نجات دہندہ ہیں۔

۱۹۱۴ء میں ختم رسالت کا مفہوم

پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت قائم ہونے سے ایک ماہ دو دن پہلے اخبار پیغام صلح میں خاتم النبیین کی تفسیر نظم میں شائع ہوئی ہے جو سننے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے پیغام صلح کے نظم نویس فرماتے ہیں:۔

(۱) کیا ختم نبوت نے کمال اپنا دکھایا
امت میں ہے دریائے نبوت کو بہایا

دیکھئے دریائے محدثیت زیر بحث نہیں بلکہ دریائے نبوت زیر بحث ہے۔ آگے فرماتے ہیں:۔

(۲) اس فیض کے ملنے سے ہوئے خیر امم ہم
کیا حرج ہے امت میں نبی بن کے گر آیا

(پیغام صلح ۱۲ فروری ۱۹۱۴ء)

دیکھئے صاف مان رہے ہیں کہ ختم رسالت کے فیض سے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے امت کے اندر اگر کوئی شخص نبی بن کر آیا گیا تو کیا حرج ہو گیا۔ گویا کہتے ہیں غیر احمدیو! سوچو کہ ہم جو حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں تو مانتے کس طرح ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے حضرت مرزا صاحب نبی بن کے آئے ہیں۔ حضور علیہ السلام کی پیروی سے نبی بن کے آئے ہیں اور اس میں کیا حرج ہے۔ اس میں تو ختم رسالت کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کامل امتی نہیں ہو سکتے

غیر احمدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے لاتے ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے نبوت حاصل نہیں کی وہ کہتے ہیں کہ وہ آسمان سے آکر امتی بنیں گے۔ مگر یہ بالکل ایک ناقص خیال ہے۔ ان کا ایسا خیال ایک خیال محال ہے اس لئے کہ کامل امتی کی تعریف یہ ہے کہ ایسے شخص کو ایمان اور مدارج روحانیہ اور تمام کمالات اپنے نبی متبوع کے ذریعہ سے ملتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایمان بھی نبی متبوع سے ملتا ہے۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کون کہہ سکتا ہے کہ وہ مومن اس وجہ سے تھے کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور مومن بنے یا وہ نبی اس وجہ سے تھے کہ انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور مقام نبوت حاصل کیا۔ غیر احمدی مانتے ہیں کہ مسیح ابن مریم پہلی نبوت کے ساتھ ہی آئیں گے۔ مگر پہلی نبوت کے ساتھ آکر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل امتی ہونے کا دعوے نہیں کر سکتے۔ آپ کے کامل امتی ہونے کا دعوے وہی شخص کر سکتا ہے۔ جو یہ دعوے بھی ساتھ ہی کرے کہ تمام کمالات مجھے سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے طفیل حاصل ہوئے ہیں۔ پس اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام امت محمدیہ کے اندر آجائیں۔ تو اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا اور ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جاتی ہے۔ جو ان کی نبوت مستقلہ پر لگی ہوئی ہے۔ لیکن اگر وہ آنے والا امتی حضور علیہ السلام کے فیض سے مقام نبوت حاصل کرتا ہے۔ تو مہر توڑے بغیر نبی کہلا سکتا ہے۔

میں بتلا چکا ہوں کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے عقائد میں تبدیلی کی۔ اور یہاں تک تبدیلی کی کہ پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم بقدم چل رہے تھے پھر بالکل پیچھے ہٹ گئے۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں اور ان کے درمیان نبوت کے مسئلہ میں مشرق اور مغرب کا بُعد ہو گیا۔ چنانچہ میرے پاس اس کا قطعی اور حتمی ثبوت موجود ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کا اعتراض

چنانچہ لاہور میں آکر جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" کے صفحہ ۱۲۸ پر لکھتے ہیں:۔

"اگر خاتم النبیین کے یہ معنے کئے جائیں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے نبی بننے کے معنے جو ہم لوگ مانتے ہیں) تو خاتم الکتب کے معنے بالخصوص جب نبی اور کتاب کا تعلق بھی ضروری ہے یہ کرنا پڑیں گے۔ قرآن کی مہر سے کتابیں آیا کریں گی"

(النبوۃ فی الاسلام ص ۱۲۸)

اعتراض کا جواب

اپنی طرف سے جناب مولوی محمد علی صاحب نے بڑا تیر چلایا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہوں گے۔ کہ بڑا کاری تیر ہے جو قادیانیوں کی پوزیشن کو ہلا دے گا۔ لیکن اس سے

فہرست رقوم فدیہ رمضان

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

ذیل میں ان رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو اس وقت تک میرے دفتر میں فدیہ رمضان کے طور پر موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان رقوم کے دینے والے احباب کا فدیہ قبول فرمائے۔ اور رمضان کے روزوں کی محرومی کی تلافی فرما دے اور انہیں حسنات دارین سے نوازے

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۰/۳

۱	اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ (فدیہ رمضان)		۲۵/-/-
۲	چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے لاہور	”	۳۰/-/-
۳	برکت بی بی اہلیہ مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم ربوہ	”	۱۰/-/-
۴	ملک شیر بہادر صاحب خوشاب	”	۱۰/-/-
۵	ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ربوہ	”	۵۰/-/-
۶	حکیم عبد العزیز صاحب فیروز پوری لاہور (کسی کی طرف سے)	”	۱۵/-/-
۷	چوہدری عطا محمد صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار ربوہ	”	۲۰/-/-
۸	ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا	”	۲۳/-/-
۹	ملک خدا بخش صاحب انسپکٹر پولیس ربوہ	”	۲۰/-/-

ہفتہ الوصیت

اور

قائدین کا فرض

نظام الوصیت اسلام کے اقتصادی نظام کی ایک اہم کڑی ہے۔ جسے خدا تعالےٰ کے مامور نے جاری فرمایا ہے۔ اگر آپ نظام کی برکات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو کوشش کیجئے کہ ہر احمدی موصی ہو جائے۔

نظارت بہشتی مقبرہ بائیس مارچ سے اٹھائیس مارچ تک ہفتہ الوصیت منا رہی ہے۔ میں تمام قائدین سے اپیل کرتا ہوں کہ تمام قائدین اس مبارک مقصد میں ہر طرح جماعت سے تعاون فرمائیں۔ اور کوشش کریں کہ اس ہفتہ میں زیادہ سے زیادہ خدام وصیت کر کے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کریں۔ خدام کی تربیت کا شاید اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہ ہوگا۔ کہ وہ وصیت کر کے اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کریں

(مہتمم تربیت و اصلاح)

درخواست دعا

میرے بہنوئی صوبیدار میجر بشیر احمد صاحب (ریٹائرڈ) دل کی بیماری کی وجہ سے تکلیف میں ہیں سات آٹھ روز سے دورہ ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے نقاہت بھی ہو گئی ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار میاں محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

۲۔ میں اسال فائنل ایر آرکیٹیکچرل ڈرافٹسمین کا امتحان دے رہا ہوں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

بشیر الدین کمال
نیشنل کالج آف آرٹس ۔ لاہور

۴ زیادہ کچی بات اور اس سے زیادہ کمزور بات اور اس سے زیادہ بودی بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اگر ان کا کوئی ہوا خواہ اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ ان کی اس بات کو سہارا دے سکے تو ہم دیکھیں گے وہ ہماری باتوں کا کیا جواب دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا سفر

بعض انتظامی خامیوں کے متعلق احباب کو ضروری ہدایات

(از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۵۸/۲/۱۷ کو ربوہ سے سفر پر روانہ ہوئے۔ اور ۵۸/۳/۱۰ کو بفضلِ تعالیٰ بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ خاکسار کو بھی اس سفر میں حضور کی خدمت کی سعادت حاصل رہی۔ دوران سفر میں احمدی جماعتوں اور احباب نے حضور سے بڑی محبت عقیدت اور اخلاص کا اظہار کیا اور اپنے اپنے رنگ میں حضور کی خدمت کرنے اور حضور کو آرام پہنچانے کی کوشش کی جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

لیکن اس سلسلے میں بعض ایسی انتظامی خامیاں دیکھنے میں آئیں جن سے حضور کو بڑی کوفت ہوئی۔ بعض انتظامی خامیاں جو نوٹ کی گئی ہیں۔ (بغیر کسی جماعت کا نام لئے) احباب کی آگاہی کے لئے شائع کی جاتی ہیں تا احباب جماعت آئندہ ان کا خیال رکھیں۔

(۱) خدام الاحمدیہ کے نوجوان جن کے سپرد اسٹیشنوں پہ انتظام قائم رکھنا تھا انہوں نے اکثر کوتاہی کی ہے۔ صرف جماعت کراچی نے اہتمام سے اپنی ذمہ واری کو ادا کیا ہے۔

(۲) بعض احباب حضور کے ناشتہ، کھانا، عصرانہ وغیرہ کی دعوت کا اہتمام تو کرتے رہے لیکن انہوں نے اس امر کو ملحوظ نہ رکھا کہ حضور ڈاکٹروں کے مشورہ کے ماتحت وقت مقررہ پہ کھانا تناول فرماتے ہیں۔ بعض اوقات ان دعوتوں کے نتیجہ میں ناشتہ اور کھانا ڈیڑھ دو گھنٹہ لیٹ پیش کیا گیا ہے۔ یہ بے احتیاطی ہے اور غیر ذمہ دارانہ بات ہے۔ اگر دعوت کے نتیجہ میں حضور کو تکلیف ہو تو ایسی دعوت داعی کے لئے تو خوشی کا باعث ہو سکتی ہے۔ مگر حضور کی خوشنودی کا باعث نہیں ہو سکتی۔ اس لئے مناسب ہوگا کہ آئندہ احباب جب دعوت کریں۔ تو عملہ جو حضور کے ساتھ ہوتا ہے اس سے مشورہ کر لیا کریں۔

(۳) یہ بھی نوٹ کیا گیا ہے کہ سفر میں بعض احباب جذبۂ محبت سے بعض ایسے کام بھی اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں جن کی ذمہ واری ان کے انتظام کے لحاظ سے ان پہ نہیں ہوتی بلکہ اس میں ان کا دخل تک بھی نہیں ہوتا۔ مثلاً خود بخود حضور کو اطلاع دے کر گاڑی کی آمد سے پہلے پلیٹ فارم پہ لا کر انتظار کرانا۔ یہ غلط طریق ہے گاڑی کی آمد کے بعد حضور کو اطلاع دیکر لانا ہی مناسب ہے اور آرام کا موجب ہے ایسے غیر ذمہ دارانہ فعل سے احتراز کرنا چاہئیے اور ذمہ دار کارکن پر ہی چھوڑ دینا چاہئیے۔

(۴) کئی احباب حضور سے ایسی باتیں شروع کر دیتے ہیں جن کا سوائے ان کی ذات کے جماعت کے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں ہوتا۔ اس سے جماعت کے دیگر احباب کو حضور کی ملاقات کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کشمکش میں بہت سے احباب مصافحہ تک نہیں کر سکتے اور گاڑی روانہ ہو جاتی ہے۔ اگر ایسے احباب پہلے جماعت کو مصافحہ اور زیارت کا موقعہ دیں اور اس کے بعد اگر کوئی وقت بچے تو مناسب حال بات جو حضور کے سامنے ہی پیش کرنے والی ہو عرض کر دیں۔ تو یہ امر جماعتوں کے لئے ضرور خوشی کا موجب ہوگا۔

(۵) اس امر کی احتیاط بھی ضروری ہے کہ گاڑی کھڑی ہونے پہ جب تک حضور خود دروازہ یا کھڑکی کھولنے کا حکم نہ دیں حضور کی کھڑکی کے سامنے نہ آئیں۔ کھڑکی یا دروازہ کھلنے پہ زیارت کے لئے آگے بڑھیں۔ حفاظت کے کارکنان کو بھی اس امر کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

(۶) حضور کو شور سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ مگر بعض احباب ملاقات کے وقت اس بات کی احتیاط نہیں کرتے۔ ہمارا اولین فرض حضور کو آرام دینا اور حضور کو خوش رکھ کر برکات حاصل کرنا ہے۔ احباب کی اپنی بہتری بھی اسی میں ہے کہ وہ محتاط ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کریں۔

(۷) مصافحہ کرتے وقت کئی دوست بڑے زور سے دبا کر یا جھٹک کر مصافحہ کرتے ہیں اس طریق سے اجتناب کیا جائے حضور کی صحت اب اس قابل نہیں ہے کہ زیادہ کوفت یا تکلیف برداشت کر سکیں اس لئے محبت و اخلاص کے تقاضے بھی حالات اور زمانہ کے ساتھ ساتھ تبدیل ہونے چاہئیں۔

(۸) بعض جگہ امیر یا صدر صاحبان نے اپنی جماعت کے احباب کو مصافحہ کرنے کی ممانعت کر دی تھی۔ مگر ایک دو جماعتوں نے ان کے احکام کی صحیح پابندی نہیں کی حضور کو نظام کی خلاف ورزی سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ہماری جماعت خدا کے فضل سے منظم جماعت ہے اور ہمیں اپنے جماعتی ڈسپلن پہ فخر ہے۔ اور دنیا کے لوگ ہمیں نمونہ قرار دیتے ہیں پس نظام کی پابندی نہ کرنا جماعت کے وقار کے منافی ہے۔

(۹) ایک جگہ یہ بھی نوٹ کیا گیا ہے کہ جمعہ کی نماز کے وقت عورتوں نے اس قدر باتیں شروع کر دیں کہ نہ تو خطبہ جمعہ اچھی طرح سنا گیا اور نہ ہی عورتوں نے حضور کی آمد سے فائدہ اٹھایا۔ اس کی نگرانی کرنی لازمی ہے۔ احمدی بہنوں کو سمجھنا چاہئیے کہ وہ آئندہ اس بات کا خیال رکھا کریں۔

(۱۰) خدام جو حضور کی معیت میں ہوتے ہیں ان کے الگ الگ فرائض مقرر ہوتے ہیں۔ ان کی مدد کرنے سے کام میں آسانی ہوتی ہے۔ مگر اس سفر میں دو جگہ پہ حضور کے ذاتی سامان میں سے بعض اشیاء حضور کے کمرہ میں نہ پہنچیں جس سے حضور کو تکلیف ہوئی تحقیقات پر معلوم ہوا کہ جماعت کے کارکنان نے یہ اشیاء خود بخود جہاں چاہا رکھ دیں۔ اگر احباب متعلقہ کارکنان کے ساتھ تعاون کر کے کام کریں یا ان سے پوچھ کر سامان اٹھائیں۔ تو اس سے حضور کے سفر میں آسانی رہے گی۔

امید ہے جماعتیں اور احباب آئندہ ان امور میں احتیاط کریں گے۔

جماعت احمدیہ مغلپورہ گنج (لاہور) کا جلسہ

مورخہ ۸ مارچ ۵۸ء بعد نماز مغرب گنج مغلپورہ لاہور میں جماعت کا ایک تربیتی جلسہ ہوا کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ حافظ کرم الٰہی صاحب نے کی۔ بعد از نظم رفیق احمد صاحب ڈار نے پڑھی۔ پھر مکرمی محمد عبد الحق صاحب مجاہد نے "جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقی" کے موضوع پہ تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود غلبہ اسلام کے ارشادات بیان کرنے کے بعد مخالفین سلسلہ کے چند حوالجات آپ نے پیش کئے جن میں جماعت کی غیر معمولی ترقی کا اعتراف کیا گیا۔

دوسری تقریر مولوی محمد منشی خان صاحب نے کی جس میں احباب کو متحد ہونے کی تلقین فرمائی اور اشاعت اسلام میں پوری تندہی سے حصہ لینے کی ترغیب دی۔ تیسری تقریر چوہدری شاہ محمد صاحب نے فرمائی۔ جس کا موضوع "عقائد احمدیہ" تھا۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب ارشد نے غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا ذکر کیا اور تحریک جدید کی اہمیت بیان کی۔

آخر میں سید بہادل شاہ صاحب نے "محامد خاتم النبیینؐ" کے موضوع پہ تقریر کی بعد ازاں دعا ہوئی اور اجلاس کی کارروائی بخیریت اختتام پذیر ہوئی۔ اجلاس کی صدارت کے فرائض ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب نائب امیر لاہور نے سرانجام دیئے۔ اس اجلاس کے انتظامات میں مجلس خدام الاحمدیہ گنج نے تندہی سے کام کیا۔

عبد الحکیم صدر حلقہ گنج مغلپورہ۔ لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کا بوٹ کے کارخانہ کا پانچ سال سے مقدمہ چل رہا ہے ۵۸/۳/۲۵ کو ہائی کورٹ میں آخری اور فیصلہ کی تاریخ ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ حق فیصلہ اور میرے حقوق کی حفاظت اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
سیٹھی عبد الحق۔ جہلم

(۲) میری زمین کے بارے میں ایک مقدمہ ہے اور کئی ایک مشکلات درپیش ہیں احباب کرام میری کامیابی اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔
(مولوی) نور الدین چک ۲۹ ڈی۔ بی تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔

(۳) میں اور میرا دوست منور احمد ملک گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ میں الیکٹرو مکینکل کلاس کے فورتھ ایئر کے سٹوڈنٹ ہیں۔ ہمارا فائنل ایئر کا امتحان ۲۷ مارچ کو ہو رہا ہے احباب سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
منظور الٰہی کاچھو پورہ۔ لاہور

(۴) میں نے ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد قلعہ سوبھا سنگھ میں سکونت اختیار کر لی اور کاروبار کے واسطے پہ جوتوں کی دکان کھولی ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ کاروبار کی بہتری اور یہاں جماعت کے قائم ہونے کے واسطے دعا فرمائیں۔ میاں چراغ الدین ریٹائرڈ انسپکٹر قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ

پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غربا کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہئیے ... بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجویٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ ۱۵۔۲۰ زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجویٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصۂ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ... روپیہ ماہوار یا چھ روپیہ ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کا ⅘ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ⅕ کو تجارت پر ... بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں ہی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا ساتویں سال ⅖ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال رقم بالقبایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندارہ۔ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اول دوم سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنی ایک یونٹ کی آمد اسی ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم (یونٹ) صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی ... جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری وظیفہ ان کے نام ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد ... سے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق ... ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلب حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیا کریں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں۔ اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں۔ والسلام

(ناظر تعلیم)

ضروری اعلان

بہت سے احباب کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء جلد شائع کی جائے ان کی اس خواہش کے پیش نظر کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد از جلد یہ تقریر شائع ہو کر جماعتوں میں پہنچ جائے یہ تقریر نہ صرف ہماری بیرونی ممالک میں تبلیغی مساعی کا ایک خاکہ اور جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ بلکہ غیر از جماعت دوستوں کی ہدایت کے لئے بھی مفید ہے۔ اسلئے جن جماعتوں کے دوستوں کو جس قدر کاپیاں درکار ہوں۔ وہ ابھی سے اپنے آرڈر بھجوا دیں۔

گذشتہ مرتبہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کی تقریر احباب جماعت کی طرف سے صحیح تعداد میں اور وقت پر آرڈر موصول نہ ہونے کی وجہ سے دفتر کو دو مرتبہ "تحریک جدید کے بیرونی مشن" کے نام سے شائع کرنی پڑی تھی۔ اس لئے احباب جماعت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے آرڈر جلد بھجوائیں گے۔ قیمت فی کاپی آٹھ آنے ہوگی۔ لیکن زیادہ تعداد میں منگوانے پر پچیس فی صدی رعایت بھی دی جائے گی۔

(نائب وکیل التبشیر)

درخواست دعا

میری دادی صاحبہ دس پندرہ دن سے بعارضہ تپ لرزہ بخار بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد سلیم از چنیوٹ)

نماز جمعہ کے متعلق احکام

قرآن کریم میں ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون (پ ۲۸) کہ اے ایمان والو۔ جب نماز جمعہ کے لئے بلایا جائے تو سب بیع و شرا اور خرید و فروخت چھوڑ کر کوشش کرکے اللہ کے ذکر کی طرف پہنچ جاؤ یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اگر تم اس کی حقیقت کو جانو۔ قرآن کریم کے اس بیان میں نماز جمعہ کی اہمیت اور اس کے وجوب کا ذکر ہے اور ایک سچے مسلمان کو اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

حدیث شریف میں حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے منبر پر آنحضرت صلعم کو فرماتے سنا کہ لوگوں کو چاہیئے کہ جمعہ کی غیر حاضری سے باز آجائیں۔ ورنہ خدا انکے دلوں پر مہر کر دے گا۔ اور وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے (رواہ مسلم) اسی طرح ابو الجعد الضمری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے تساہل اور بغیر عذر کے تین جمعے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔ نیز حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا وہ لوگ جو جمعہ میں شامل نہیں ہوتے اور پیچھے بیٹھے رہتے ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی جگہ کسی شخص کو نماز پڑھانے کے لئے مقرر کروں اور جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کو گھروں سمیت جلا دوں۔ آنحضرت صلعم کے الفاظ یہ ہیں۔ ثم احرق علیٰ رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتھم (رواہ مسلم) اور حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ جو شخص بغیر کسی عذر اور ضرورت کے جمعہ چھوڑتا ہے وہ کتاب میں منافق لکھا جاتا ہے۔

احادیث کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں جمعہ چھوڑنے والوں کے لئے کتنی خطرناک وعیدیں ہیں۔ اور یہ جو لکھا ہے کہ اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے قرآن کریم کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہر اور زنگ وغیرہ انسان کے اعمال کی وجہ سے لگتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے بل طبع اللہ علیھا بکفرھم اور بل ران علیٰ قلوبھم ما کانوا یکسبون۔ کہ کفر کی وجہ سے مہر کی گئی۔ اور اعمال کے نتیجہ میں دلوں پر زنگ لگایا گیا۔

قرآن کریم اور احادیث کے اس بیان کے شائع کرنے کی غرض یہ ہے کہ ہمارے احباب جمعہ کے وجوب ہونے کو سمجھیں۔ اور اپنی غفلت اور سستی ترک کر کے خدا کے حکم کو بجا لاویں۔

(قمر الدین مولوی فاضل ربوہ)

حسن پور تحصیل کبیر والہ میں جماعت احمدیہ کا تربیتی و اصلاحی جلسہ

مورخہ ۱۴-۳-۵۸ کو جماعت احمدیہ حسن پور کا ایک تربیتی و اصلاحی اجلاس زیر صدارت مکرمی چوہدری غلام غوث صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ علی پور منعقد ہوا۔ اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جو کہ مکرمی چوہدری خداداد صاحب حسن پور نے کی بعد ازاں نذیر احمد طالب علم جماعت ہشتم نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے" پڑھی بعد ازاں مکرمی مولوی محمد الدین صاحب شاہد مربی ضلع ملتان نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے تربیتی و اصلاحی امور کے علاوہ وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی بعد ازاں یہ اجلاس برائے نماز جمعہ و طعام برخاست ہوا۔

خطبہ جمعہ و نماز کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرمی حافظ عبد الکریم صاحب دہانہ ساہو نے فرمائی اور نظم عزیزی ناصر احمد ابن چوہدری محمد صادق صاحب کبیر والہ نے پڑھی بعد ازاں مکرمی میاں محمد سعید صاحب زعیم انصار اللہ ضلع ملتان نے اپنی تقریر میں معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس زمانہ میں معجزات سے اپنے زندہ خدا (تعالیٰ) ہونے کا ثبوت دیا میاں صاحب کی تقریر کے بعد مولوی محمد الدین صاحب شاہد مربی نے اپنی مختصر تقریر

میں خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ کو خطاب کیا اور نیکی اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی۔ چوہدری غلام غوث صاحب نے اجلاس کے اختتام پر دعا فرمائی۔ اور اجلاس برخواست ہوا۔

اس اجلاس کا تمام تر انتظام چوہدری اللہ دتہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حسن پور اور ان کے رفقاء نے سرانجام دیا۔ تحصیل کبیروالہ کی کئی جماعتیں شامل ہوئیں جس میں علی پور کبیروالہ اور رمانہ سہو وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کبیروالہ ضلع ملتان

"عوام کو اپنی مدد آپ کرنے کا عادی بنا دیجئے"

دیہی امداد کے کارکنوں کو صوبائی گورنر اختر حسین کی تلقین

سرگودہا ۱۲ مارچ۔ لالہ موسیٰ میں دیہی ترقیات کے تربیتی ادارہ کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر کرتے ہوئے صوبائی گورنر مسٹر اختر حسین نے آج مختلف سرکاری محکموں سے اپیل کی کہ وہ دیہی ترقیات کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے باہمی تعاون اور مشترکہ مساعی سے کام لیں آپ نے کہا کہ اس پروگرام میں اگر کچھ خامیاں ہوں تو سرکاری حکام کو چاہیئے کہ وہ باہمی مشورے سے ان خامیوں کو دور کریں۔ فارغ التحصیل طلباء سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے انہیں یاد دلایا کہ وہ دیہات میں ایک خاص مشن لے کر جا رہے ہیں اور انہیں اپنی مساعی اور اعلیٰ کارکردگی سے عوام پر یہ واضح کر دینا چاہیئے کہ اپنی مدد آپ کے اصولوں سے ملک کے تمام مصائب دور ہو سکتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہر کام کے لئے حکومت کی امداد کا انتظار کرنا غلامانہ ذہنیت ہے دیہی کارکنوں کو اس سلسلہ میں عوام کو اس قابل بنانا چاہیئے کہ وہ اپنے مسائل خود حل کر سکیں اور اس طرح ملک و قوم کی ترقی میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

لاہور میں یوم جمہوریہ کی تقریب

لاہور ۲۱ مارچ لاہور میں یوم جمہوریہ کی تیسری سالگرہ کا جشن ۲۳ مارچ کو صبح سات بجے اکتیس توپوں کی سلامی سے شروع ہوگا تمام سرکاری عمارتوں پر جھنڈے لہرائے جائیں گے اور لاہور میں فوج کی پریڈ اور ڈویژن اور ضلعی صدر مقامات پر پولیس کی پریڈ ہوگی۔ پروگرام میں گورنر کی طرف سے استقبالیہ بھی شامل ہے۔ خاص فلمی شو بھی ہوں گے اور ٹبا بازار سکول کے بچوں کی پریڈ اور رات کو میلے بھی منعقد ہوں گے، گول باغ، منٹو پارک باغبانپورہ اسلامیہ ہائی سکول لاہور چھاؤنی میں شام کو ساڑھے سات بجے ہونے والی مشعل پریڈ میں سکاؤٹ بھی شرکت کریں گے سکول کے بچوں یتیم خانوں کے یتیموں دارالاطفال ملیہ اپوا کے سکول اور گرل گائیڈز میں مٹھائی تقسیم کی جائے گی۔ صبح کو تمام مسجدوں میں شکرانہ نماز شکرانہ ادا کریں گے

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودہا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودہا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۳½
از لاہور برائے سرگودہا	۲½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودہا	۵¾	۱۰½	۱۵½							
از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵½							

نوٹ

لاہور اور سرگودہا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودہا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

(جنرل منیجر)

یونٹ کا خاتمہ سارے ملک کیلئے تباہ کن ثابت ہوگا

کراچی پہنچ کر مسٹر حسین شہید سہروردی کا بیان

کراچی ۲۱ مارچ۔ پاکستان عوامی لیگ کے قائد مسٹر حسین شہید سہروردی بحالی صحت کے بعد کل زیورچ سے کراچی واپس پہنچ گئے۔ جب آپ کی توجہ یونٹ توڑنے کی کوششوں کی طرف مبذول کرائی گئی تو آپ نے کہا "یونٹ کا خاتمہ سارے ملک کے لئے سخت تباہ کن ثابت ہوگا"

اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے یہ رائے ظاہر کی کہ ملک میں مسلم لیگی حکومت کا قیام بھی بڑا تباہ کن ہوگا۔ عام انتخابات کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا۔ میری جماعت موجودہ حکومت کو پریشان نہیں کرے گی ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ یہ حکومت عام انتخابات تک کام کرتی رہے۔

مسٹر سہروردی نے کہا "میں نے لندن میں پاکستانی نامہ نگاروں سے یہ ہرگز نہیں کہا کہ صدر سکندر مرزا انتخابات کے بعد صدر منتخب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ عملی سیاسیات میں حصہ لیتے ہیں۔ تاہم مسٹر سہروردی نے تصدیق کی کہ عہدہ صدارت کے لئے ان (سہروردی) کے ذہن میں دو نام ہیں۔ مسٹر سہروردی نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کون دو اصحاب کو صدارت کے لئے موزوں خیال کرتے ہیں۔

مسٹر سہروردی ایک دو روز تک ڈھاکہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق آپ نے بتایا کہ رمضان کے بعد جماعتی منشور تیار کرنے کے لئے عوامی لیگ کا ایک کنونشن بلایا جائے گا۔

فرانسیسی وزیر اعظم کی استعفا کی دھمکی

پیرس ۲۱ مارچ۔ فرانس کے وزیر اعظم فیلکس گیلارڈ نے گذشتہ رات کابینہ کے اجلاس میں کہا کہ اگر کنزرویٹو اور کسان پارٹیوں نے اپنے وزراء کو کابینہ سے مستعفی کرا لیا تو وہ اپنا استعفا داخل کر دیں گے۔ مذکورہ پارٹیوں کے وزراء پارٹی

عازمین حج کی قرعہ اندازی

کراچی ۲۱ مارچ عازمین حج کو بحری جہازوں میں نشستیں مہیا کرنے کے لئے قرعہ اندازی مندرجہ ذیل تاریخوں پر ساڑھے آٹھ بجے صبح ہوگی تمام مغربی پاکستان کے پہلے اور دوسرے درجہ کے عازمین حج ۲۵ مارچ خیرپور اور بہاولپور ڈویژن۔ ۲۶ مارچ۔ لاہور حیدرآباد اور پشاور ڈویژن۔ ۲۷ مارچ۔ ملتان اور قلات ڈویژن ۲۸ مارچ۔ راولپنڈی کوئٹہ اور ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن ... اکاؤنٹ کیا جا سکیگا

تقرر و تبادلے

لاہور ۲۱ مارچ۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبائی محکمہ معاشرتی بہبود و بلدیات کے ڈپٹی سیکرٹری شیخ ریاض الحق کو مسٹر شفیع الرحمن کی جگہ بہاولپور کا قائمقام ڈپٹی کمشنر مقرر کیا ہے۔ مسٹر شفیع الرحمن ملک عبداللطیف کی جگہ (جو لاہور کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر مقرر ہو چکے ہیں) قائم مقام ڈپٹی سیکرٹری معاشرتی بہبود و بلدیات مقرر ہوئے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر رحیم یارخان مسٹر فضل الرحمن کو شیخ ریاض الحق کی جگہ ڈپٹی سیکرٹری معاشرتی بہبود و بلدیات مقرر کیا گیا ہے۔ ان کی جگہ ایڈیشنل کمشنر ملتان شیخ محمود حسین رحیم یارخان کے ڈپٹی کمشنر ہوں گے۔

درخواست دعا

میرے بچے عزیزم محمود احمد کی بائیں ٹانگ پر ستمبر ۵۸ء میں فالج ہوا تھا۔ اور ٹانگ سوکھ گئی تھی اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے اور بچہ چلتا پھرتا ہے لیکن ٹانگ میں کچھ کمزوری باقی ہے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔

غلام احمد قائد خدام الاحمدیہ ضلع ...

پنجاب یونیورسٹی کی آنریری فیلوشپ

لاہور ۲۱ مارچ پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر نے کینرڈ کالج برائے خواتین کی ریٹائرڈ پرنسپل مس آئی ٹی مونیر کو ان کی اعلیٰ تعلیمی خدمات کے پیش نظر ساری عمر کے لئے پنجاب یونیورسٹی کی آنریری فیلو نامزد کیا ہے۔

برطانوی گودیوں میں کام کم ہوگیا

لنڈن ۲۱ مارچ۔ برطانوی بحریہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی گودیوں میں جنوری کے مہینے میں دس لاکھ چار ہزار تجارتی جہاز زنارے گئے۔ جن میں ۲۶ ہزار ٹن کے جہازوں پر تجارتی سامان تھا

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق برطانوی گودیوں میں اب کام پہلے کی نسبت کافی کم ہوگیا ہے

صوبائی اسمبلی نے نیا بجٹ منظور کر لیا

حزب مخالف کی طرف سے رائے شماری کا مطالبہ نہیں کیا گیا

لاہور ۲۲ مارچ۔ کل شام صوبائی اسمبلی میں حکومت مغربی پاکستان کا سالانہ میزانیہ برائے ۵۹-۱۹۵۸ء منظور کر لیا گیا۔ منظوری آوازوں کی اساس پر دی گئی۔ حزب اختلاف نے اس مسئلہ پر نہ صرف رائے شماری کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ اوزاروں سے بھی اختلاف کا اظہار نہ کیا۔

سردار عبدالرشید کی حکومت کا تیار کردہ یہ میزانیہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۸ء کو پیش کیا گیا تھا اس پر چار روز عام بحث ہوئی اور دو دن مطالبات زر زیر بحث رہے۔ دریں اثنا سردار عبدالرشید کو ری پبلکن اسمبلی پارٹی میں انتشار کے باعث ۱۹ مارچ کو مستعفی ہونا پڑا اور اسی رات نواب مظفر علی قزلباش کی زیر قیادت نئی حکومت معرض وجود میں آئی۔

میزانیہ کے تمام مطالبات زر کی منظوری کے اعلان کے بعد نئے وزیر اعلیٰ نواب مظفر علی قزلباش نے مختصر تقریر میں ایوان کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کہا کہ اب جبکہ ایوان نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کر دیا ہے تو میں اپنے آپ کو صحیح معنوں میں وزیر اعلیٰ محسوس کرتا ہوں۔

نواب قزلباش نے کہا کہ میں نئے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے ملکی آئین اور اسمبلی کے قواعد کی رو سے میزانیہ منظور کرانے کے لئے سیشن چند دن کے لئے ملتوی کر سکتا تھا مگر میں نے اپنے وعدہ پر عمل کرتے ہوئے ایسا نہیں کیا۔ اور اس طرح حزب اختلاف کو میزانیہ کی مخالفت کا پورا حق دیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس میزانیہ کی منظوری کے بعد دونوں جماعتوں میں اب کوئی تلخی نہیں رہنی چاہئیے۔ مجھے یقین ہے کہ اس سیشن کے بعد ہم سب ایک دوسرے سے تعاون کر کے عوام کی خدمت کریں گے۔

آپ نے کہا کہ اس وقت ملک کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ بلا تاخیر عام انتخابات کرائے جائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ حزب اختلاف کے زعماء اس مسئلہ میں ہم سے تعاون کریں گے تاکہ ملک میں منصفانہ انتخابات کرائے جائیں اور اس طرح دنیا میں پاکستان کے وقار کو بحال کیا جائے۔

خاتون پاکستان مسلم لیگ کی صدارت قبول نہیں کریں گی

کراچی ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے پاکستان مسلم لیگ کی صدارت قبول کرنے سے قطعی انکار کر دیا ہے تاہم وہ مسلم لیگ کے معاملات میں بدستور دلچسپی لیتی رہیں گی۔ اور تعمیری بنیادوں پر قوم کی رہنمائی کا فرض ادا کرتی رہیں گی۔ اب خیال ہے کہ مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے صدر مولوی تمیز الدین خان کو متفقہ طور پر پاکستان مسلم لیگ کا صدر منتخب کر لیا جائے گا۔

پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۲۹ مارچ کو کراچی میں ہو رہا ہے۔ پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس اس سے اگلے روز (۳۰ مارچ کو) منعقد ہو گا۔ دریں اثنا مسلم لیگ کے حلقوں میں یہ تجویز زیر غور ہے کہ مسلم لیگ کے لئے ایک کی بجائے دو نائب صدر منتخب کئے جائیں جن میں سے ایک مشرقی پاکستان اور دوسرا مغربی پاکستان کا نمائندہ ہو۔

مسٹر لاری بطور احتجاج مستعفی ہوئے ہیں

کراچی ۲۲ مارچ۔ مسٹر زیڈ ایچ لاری نے مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے جج کی حیثیت سے اپنے فرائض سے سبکدوش ہونے کے بعد کل ایک الوداعی دعوت میں بتایا کہ میں ایک بے انصافی کے خلاف بطور احتجاج مستعفی ہوا ہوں۔ آپ نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ "میں نے ابھی کسی سیاسی جماعت میں شامل ہونے کا فیصلہ نہیں کیا۔ لیکن میں اس سوال پر غور کر رہا ہوں میں اب وکالت کروں گا۔ اور سیاسیات میں حصہ لوں گا۔ سیاسی اور اقتصادی زندگی کے ہر شعبے میں جو نا انصافیاں راہ پا گئی ہیں انہیں ختم کرانے کی جدوجہد میں ہر امکانی امداد دوں گا۔

صوبائی وزراء کے سابقہ محکمے برقرار رہیں گے

لاہور ۲۲ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان کے حکم کے مطابق محکموں کی قطعی تقسیم تک نئی صوبائی کابینہ کے وزراء اور نائب وزراء کے پاس ان کے سابقہ محکمے برقرار رہیں گے دو نئے وزراء مسٹر علی نواز تالپور اور کرنل محمد امیر خان آف ہوتی وزرائے محکمہ اور مسٹر دھرم داس دربانی نائب وزیر بے محکمہ ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ نواب مظفر علی قزلباش پاس سابق وزیر اعلیٰ کے تمام (۱۴) محکمے ہوں گے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن قبائلی امور، امور داخلہ، صنعت، تجارت، محنت اور ترقی دیہات۔

"عوامی لیگ عام انتخابات میں التوا برداشت نہیں کرے گی"

سہروردی کا اعلان مولانا مودودی پر نکتہ چینی

ڈھاکہ ۲۱ مارچ۔ پاکستان عوامی لیگ کے قائد مسٹر حسین شہید سہروردی نے آج ڈھاکہ کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے عام انتخابات پروگرام کے مطابق کرانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور یہ اعلان کیا کہ عوامی لیگ عام انتخابات میں التوا کبھی برداشت نہیں کرے گی۔

مسٹر سہروردی آج صبح کراچی سے ڈھاکہ پہنچے تھے۔ انہوں نے عوامی لیگ کے جلسہ میں کہا کہ جمہوریت کی بحالی اور ملک میں سیاسی صورت حال کو مستحکم بنانے کے لئے انتخابات اشد ضروری ہیں۔ مسٹر سہروردی نے کہا کہ مغربی پاکستان کے سیاسی لیڈر آنکھ مچولی میں مصروف ہیں۔ تاکہ عام انتخابات میں تاخیر ہو۔ اور وہ بدستور برسر اقتدار رہ سکیں۔ آپ نے کہا کہ میں آل پاکستان عوامی لیگ کا کنونشن بلا رہا ہوں تاکہ آئندہ عام انتخابات کے لئے پالیسی اور پروگرام مرتب کیا جا سکے۔ آپ نے عوامی لیگ کے کارکنوں کو مشورہ دیا کہ وہ ملک بھر میں پھیل جائیں اور لوگوں کو قائل کر دیں کہ عوامی لیگ کی پالیسی حق و انصاف پر مبنی ہے۔ آپ نے کہا کہ عوامی لیگ عوام کو کبھی دھوکہ نہیں دے گی۔ وہ اپنے اقوال اور اصولوں پر کاربند رہے گی۔ عوام کی خدمت اور ان کے مطالبات کیلئے جدوجہد کرتی رہے گی۔ مسٹر سہروردی نے کہا کہ جماعت اسلامی کے مولانا ابو الاعلیٰ مودودی اسلام کی آڑ لے کر انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ اور ناخواندہ عوام کے جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

مسٹر سہروردی نے سابقہ حکومتوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان وسائل کی منصفانہ تقسیم نہیں کی۔ آپ نے کہا۔ ہم نے موجودہ حکومت کی حمایت کا فیصلہ اس لئے کیا کہ انہیں بروقت انتخابات کرانے اور دونوں حصہ ہائے ملک کے درمیان انصاف کرنے کا موقع مل سکے۔

بجٹ سیشن میں توسیع

لاہور ۲۲ مارچ۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ نواب مظفر علی قزلباش نے آج اسمبلی میں اعلان کیا کہ موجودہ بجٹ سیشن سابقہ اعلان کے مطابق ۲۲ مارچ کو ختم نہیں ہو گا۔ آپ نے کہا کہ زیر بحث بجٹ کی منظوری کے بعد بعض اہم آرڈیننسوں کو باقاعدہ قانونی شکل دینا ضروری ہے لیکن اگر تعاون نہ کیا گیا۔ تو سیشن میں مزید توسیع کرنا پڑے گی۔

فضل عمر ہسپتال کا افتتاح

(بقیہ صفحہ اول)

تعمیل میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور محترم جناب ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے بھی بنیادیں ایک ایک اینٹ رکھی۔ بعد ازاں حضرت میاں صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی۔

فضل عمر ہسپتال کی عمارت

فضل عمر ہسپتال کے آٹھ بلاکوں میں سے ابھی دو بلاک مکمل ہوئے ہیں اور تیسرا زیر تعمیر ہے جو انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائیگا۔ جو دو بلاک پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔ وہ Out door Patient Deptt۔ لیبارٹری شعبہ ایکسرے۔ اور In door کے دو وارڈوں پر مشتمل ہیں۔ تیسرا بلاک جو اسوقت زیر تعمیر ہے وہ آپریشن بلاک ہو گا۔ اسوقت جب کہ ابھی ہسپتال تکمیل کے مراحل طے کر رہا ہے۔ Out door مریضوں کی روزانہ حاضری اڑھائی صد کے قریب ہوتی ہے۔ اسی طرح اس میں In door مریضوں کے لئے چوبیس بستروں کا انتظام ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ یہ ادارہ جسے ایک نہایت مقدس اور مبارک نام سے نسبت دی گئی ہے اس پسماندہ علاقے میں بہت جلد ایک ایسا معیاری ادارہ بن جائے گا جو مادی اور معنوی حیثیت سے اپنی مثال آپ ہو گا۔

احباب جماعت خدمت خلق کے اس عظیم الشان ادارے کی روز افزوں ترقی اور کامیابی کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

اعلان تعطیل

یوم جمہوریہ کی خوشی میں مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۸ء بروز سوموار دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ ایجنٹ صاحبان اور قارئین کرام مطلع رہیں۔

(مینیجر)